Globethics Repository

Atyab al-Tib fi Hubb al-Nabi al-Habib

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-06-22 09:55:12
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187724

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَطیبُ الطِّیبْ فِي حُبِّ النَّبِیِّ الحَبِیبْ ﷺ

﴿محبتِ رسول ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وارفتگی﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

أَطْيَبُ الطِّيبِ

فِي

حُبِّ النَّبِيِّ الْحَبِيبِ ﷺ

﴿محبتِ رسول ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وارفتگی﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 3516 8514، 140-140-111(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : أَطْيَبُ الطِّيْبِ فِي حُبِّ النَّبِيِّ الْحَبِيْبِ ﷺ
﴿محبتِ رسول ﷺ میں صحابہ کرام ﷺ کی وارفتگی﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

اِہتمامِ اِشاعت : فریدِ ملّت ؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اوّل : اگست 2011ء

تعداد : 1,200

قیمت : -/50 روپے

❁ ❁ ❁

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۳۷۔ مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اَقدس اُمتِ مسلمہ کے ایمان کا مرکز و محور اور حقیقی اَساس ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی بقا، سلامتی اور ترقی کا راز ہی اِس اَمر پر منحصر ہے کہ وہ فقط ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کو اپنی جملہ عقیدتوں، محبتوں اور تمناؤں کا مرکز و محور گردانے اور یہ بات قطعی طور پر جان لے کہ آپ ﷺ کی نسبت کے اِستحکام اور واسطہ کے بغیر دنیا میں کوئی عزت و سرفرازی نصیب ہوسکتی ہے نہ آخرت میں نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس تعلق و ربط کی اَہمیت سمجھنے کے لیے علامہ اقبالؒ کا یہ شعر اِسلامی عقائد و تعلیمات کی مکمل عکاسی کرتا ہے:

مغزِ قرآں، رُوحِ اِیماں، جانِ دیں
ہست حُبِّ رحمة للعالمین ﷺ

آج باقاعدہ سازش کے تحت ان جذبات کو 'راکھ کا ڈھیر' بنانے اور مسلمانوں کے دل سے 'روحِ محمد ﷺ' نکالے جانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں تاکہ دین اسلام اور رشتۂ محبتِ رسول ﷺ کی شکل میں ان کے اندر موجود زندہ قوت (living force) کو ختم کر دیا جائے۔ اس لیے کہ یہی نسبتِ رِسالت سے محبت کی قوت ان کو گرنے اور مرنے نہیں دیتی۔ بدقسمتی سے فتنہ گر عہد جدید میں بعض دینی شخصیات اور تنظیمیں محبت و عشق رسول کا مذاق اڑاتے ہوئے نظر آتی ہیں۔ وہ محبت کے ان جذبوں کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے ان کی مشروعیت پر دلیلیں بھی طلب

کرتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں سے غیر مشروط محبت کی نعمت کو غبار آلود کرتے ہیں۔ ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ایسے مجموعہ ہائے احادیث مرتب کیے جائیں جو نوجوانانِ اُمت کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ، اطاعت و اتباعِ مصطفیٰ اور تعظیم و توقیرِ مصطفیٰ ﷺ کی اس بجھتی چنگاری کو پھر سے شعلہ زَن کر دیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّه العالی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اَسباب کی نہ صرف درست تشخیص کی بلکہ اس کا مناسب علاج بھی تجویز فرمایا۔ اسی لیے آپ نے تحریک منہاج القرآن کے اہدافِ سبعہ (سات اہداف) میں سے 'تعلق باللہ' کے بعد دوسرا سب سے اہم ہدف 'ربطِ رسالت' کو قرار دیا۔ زیرِ نظر 'اَربعین' بھی امت کے اپنے آقا و مولا ﷺ سے اس ٹوٹے ہوئے تعلق کی بحالی کے سلسلہ کی ایک حسیں کڑی ہے۔ اِس مختصر مجموعہ حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ سے تعلقِ عشقی و حُبّی کے وجوب اور شمع نبوت پر جانثار ہو جانے والی ہستیوں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے قراریوں، محبتوں کی کیفیات اور ایمان اَفروز واقعات پر مشتمل حوالہ جات نقل کیے گئے ہیں جنہیں پڑھ کر بندہ مومن کا دل سرشار اور آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں۔ دعا ہے کہ یہ مجموعہ احادیث اَہل اِیمان کے دلوں میں محبت و عشق رسول کی ضیاء باریوں میں مزید اِضافہ کرے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر اَحمد الاِسنادی)
رِیسرچ اسکالر، فریدِ ملت رِیسرچ انسٹی ٹیوٹ

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب حبّ الرسول صلی الله علیه وآله وسلم من الإيمان، ١/١٤، الرقم: ١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب وجوب محبّة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين، ١/٦٧، الرقم: ٤٤۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب وجوب محبة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين وإطلاق عدم الإيمان على من لم يحبه هذه المحبة، ١/٦٧، الرقم: ٤٤، وأحمد بن حنبل نحوه في المسند، ٥/١٦٢، الرقم: ٢١٤٨٠، وأبو يعلى في المسند، ٧/٦، الرقم: ٣٨٩٥۔

(وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلِ) حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے گھر والوں، اس کے مال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَحَتّٰى يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ، (وفي رواية: أَنْ يَرْجِعَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا) بَعْدَ أَنْ نَجَّاهُ اللهُ مِنْهُ، وَلَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٠٧، الرقم: ١٣١٧٤، وأيضًا، ٣/٢٧٨، ٢٣٠، الرقم: ١٣٩٩١-١٣٩٩٢، ١٣٤٣١، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٧٣، الرقم: ٢٣٧، وابن منده في الإيمان، ١/٤٣٣، الرقم: ٢٨٣۔

حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ، وَوَالِدِهٖ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَنْدَه.

''حضرت انس بن مالک ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی ہر ایک سے محبوب تر نہ ہو جائیں، اور جب تک کہ وہ کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ اس (حالت) کفر (ایک روایت میں ہے کہ یہودیت اور نصرانیت) کی طرف لوٹنے کو اس طرح ناپسند کرتا ہو کہ اس کے بدلے اسے آگ میں پھینکا جانا پسند ہو۔ اور تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اسے اُس کی اولاد اور اس کے والد (یعنی والدین) اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہوجاؤں۔''

اس حدیث کو امام اَحمد، ابن حبان اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/٢٤٤٥، الرقم: ٦٢٥٧.

نَفْسِي بِيَدِهٖ، حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْکَ مِنْ نَفْسِکَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الآنَ، وَاللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! (تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے) یہاں تک کہ میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ (ربّ العزت) کی قسم! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب (تمہاری محبت کامل ہوئی) ہے۔''

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ذكر هند بنت عتبة بن ربيعة، ٣/١٣٩٠، الرقم: ٣٦١٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الأقضية، باب قضية هند، ٣/١٣٣٩، الرقم: ١٧١٤۔

إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ! اللہ کی قسم! (قبولِ اسلام سے قبل) مجھے روئے زمین پر آپ کے اہلِ خانہ سے زیادہ کسی کی ذلت اور خواری محبوب نہیں تھی اور اب روئے زمین پر کوئی گھر ایسا نہیں جس میں رہنے والوں کی عزت مجھے آپ کے گھر والوں کی عزت سے زیادہ محبوب ہو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوْا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ ﷻ. وَأَحِبُّوْا

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أهل البيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٤، الرقم: ٣٧٨٩، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم: ٤٧١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٦، الرقم: ٢٦٣٩، وأيضًا، ١٠/٢٨١، الرقم: ١٠٦٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٦٦، الرقم: ٤٠٨۔

أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کے سبب محبت کرو اور میرے اہلِ بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٧. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عُتْبَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا كَانَتْ قُبَّةٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ قُبَّتِکَ وَلَا أَحَبَّ أَنْ يُبِيْحَهَا اللهُ وَمَا فِيْهَا، وَوَاللهِ، مَا مِنْ قُبَّةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُّعَمِّرَهَا اللهُ وَيُبَارِکَ فِيْهَا مِنْ قُبَّتِکَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَأَيْضًا وَاللهِ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ.

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب التفسير، تفسير سورة الممتحنة، ٢/٥٢٨، الرقم: ٣٨٠٥، والعسقلاني مختصرًا في فتح الباري، ٩/٥١١، وأيضًا في تلخيص الحبير، ٤/٥٣۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت فاطمہ بنت عتبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے (قبولِ اسلام کے بعد) عرض کیا: یا رسول اللہ! (مسلمان ہونے سے قبل) آپ کے خیمہ سے زیادہ ناپسندیدہ خیمہ میرے لیے کوئی نہ تھا، اور میں پسند نہ کرتی تھی کہ خدا اس خیمہ کو اور اس خیمہ میں رہنے والے کو باقی رکھے، اور اب خدا کی قسم! مجھے آپ کے خیمہ سے زیادہ کوئی خیمہ محبوب نہیں، اللہ تعالیٰ اسے (ہمیشہ) قائم رکھے، اور اس میں برکت نازل فرمائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اسی طرح اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کی اولاد اور اس کے (ماں) باپ سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں۔'' اسے امام حاکم نے روایت کیا نیز فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ حَاصَ

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٨٠، الرقم: ٧٤٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٧٢، ٣٣٢، والقاضي عياض في الشفا/٤٩٧، الرقم: ١٢١٥، وابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٧٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١١٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/١٩٠، ٢/٧٤۔

أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ حَيْصَةً، قَالُوْا: قُتِلَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) حَتّٰى كَثُرَتِ الصَّوَارِخُ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مُتَحَزِّمَةً فَاسْتَقْبَلَتْ بِابْنِهَا وَأَبِيْهَا وَزَوْجِهَا وَأَخِيْهَا لَا أَدْرِي أَيَّهُمُ اسْتَقْبَلَتْ بِهٖ أَوَّلًا. فَلَمَّا مَرَّتْ عَلٰى آخِرِهِمْ قَالَتْ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: أَبُوْكِ، أَخُوْكِ، زَوْجُكِ، ابْنُكِ، تَقُوْلُ: مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ يَقُوْلُوْنَ: أَمَامَكِ حَتّٰى دُفِعَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَتْ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ، ثُمَّ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا أُبَالِي إِذْ سَلِمْتَ مِنْ عَطَبٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ شَيْخِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب غزوہ اُحد کا دن تھا تو اہل مدینہ سخت تنگی و پریشانی میں مبتلا ہوگئے (کیونکہ)، انہوں نے (غلط فہمی اور منافقین کی افواہیں سن کر) سمجھا کہ محمد مصطفٰی ﷺ کو (العیاذ باللہ) شہید کر دیا گیا ہے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں چیخ و پکار کرنے والی عورتوں کی کثیر تعداد (جمع) ہو گئی، یہاں تک کہ انصار کی ایک عورت پیٹی باندھے ہوئے باہر نکلی اور اپنے بیٹے، باپ، خاوند اور بھائی (کی لاشوں کے پاس) سے گذری، (راوی کہتے ہیں:) مجھے یاد

نہیں کہ اس نے سب سے پہلے کس کی لاش دیکھی۔ پس جب وہ ان میں سے سب سے آخری لاش کے پاس سے گزری تو پوچھنے لگی: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: تمہارا باپ، بھائی، خاوند اور تمہارا بیٹا ہے۔ (جو کہ شہید ہو چکے ہیں) وہ کہنے لگی: (مجھے صرف یہ بتاؤ کہ) رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ لوگ کہنے لگے: آپ ﷺ تمہارے سامنے موجود ہیں یہاں تک کہ اس عورت کو حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچا دیا گیا تو اس عورت نے (شدتِ جذبات سے) آپ ﷺ کے کرتہ مبارک کا پلو پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جب آپ سلامت ہیں تو مجھے اور کوئی دکھ نہیں (یعنی یا رسول اللہ! آپ پر میرا باپ، بھائی، خاوند اور بیٹا سب کچھ قربان ہیں)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے اپنے جس شیخ محمد بن شعیب سے روایت کیا ہے انہیں میں نہیں جانتا اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في فضل الفقر، ٤/٥٧٦، الرقم: ٢٣٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٨٥، الرقم: ٢٩٢٢، والروياني في المسند، ٢/٨٨، الرقم: ٨٧٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٧٣، الرقم: ١٤٧١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٦٢٠، الرقم: ٢٥٠٥۔

رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ. قَالَ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ. قَالَ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَقَالَ: إِنْ کُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلٰی مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلٰی مُنْتَهَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ، اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوچ لو! کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے پھر عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر) سوچ لو! کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے پھر عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر (کا سامنا کرنے) کے لیے تیار ہوجا کیوں کہ مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے جتنی تیزی سے سیلاب اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٠. عَنْ عَتْمَةَ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتَ، إِنَّهُ لَيَسُوْؤُنِي الَّذِي أَرٰى بِوَجْهِکَ وَعَمَّا هُوَ قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى وَجْهِ الرَّجُلِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: الْجُوْعُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَعْدُوْ أَوْ شَبِيْهٌ بِالْعَدْوِ حَتّٰى أَتٰى بَيْتَهُ، فَالْتَمَسَ فِيْهِ الطَّعَامَ، فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَخَرَجَ إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ وَفَآجَرَ نَفْسَهُ بِكُلِّ دَلْوٍ يَنْزِعُهَا تَمْرَةً حَتّٰى جَمَعَ حَضْنَةً أَوْ كَفًّا مِنْ تَمْرٍ ثُمَّ رَجَعَ بِالتَّمْرِ حَتّٰى وَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ لَمْ يَرِمْ، فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ: كُلْ أَيْ رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِنْ أَيْنَ لَکَ هٰذَا التَّمْرُ؟ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَظُنُّکَ تُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: أَجَلْ، وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَوَلَدِي وَأَهْلِي وَمَالِي، فَقَالَ: أَمَّا لَا فَاصْطَبِرْ لِلْفَاقَةِ وَأَعِدَّ لِلْبَلَاءِ تِجْفَافًا فَوَالَّذِي

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٨٣، الرقم: ١٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣١٣، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٧٣٦، الرقم: ٦٠٨٦۔

بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَهُمَا إِلٰى مَنْ يُحِبُّنِي أَسْرَعُ مِنْ هُبُوطِ الْمَاءِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِلٰى أَسْفَلِهٖ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عتمہ جہنی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے بیان کیا: ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو انصار میں سے ایک آدمی آپ ﷺ سے ملا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ کے چہرۂ اقدس کی اس حالت نے مجھے پریشان کردیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے ایک لمحہ اس شخص کی طرف دیکھا پھر فرمایا: فاقہ، تو وہ شخص دوڑتا ہوا یا تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلا یہاں تک کہ اپنے گھر میں آیا اور وہاں کھانا تلاش کیا لیکن کوئی چیز نہ پائی، پھر وہ بنی قریظہ (قبیلہ یہود) کی طرف آیا اور فی ڈول پانی نکالنے کے بدلے ایک کھجور پر مزدوری کرلی، یہاں تک کہ گود بھر یا مٹھی بھر کھجوریں جمع کر لیں، پھر کھجوریں لے کر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لوٹا، تو حضور نبی اکرم ﷺ کو اسی جگہ موجود پایا۔ سو اس نے وہ کھجوریں آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! تناول فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یہ کھجوریں کہاں سے آئی ہیں؟ اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں سارا واقعہ عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ اس نے عرض کیا: جی ہاں (یا رسول اللہ!) اور قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا! بلاشبہ آپ مجھے میری جان، میری اولاد،

میرے اہل و عیال اور میرے مال سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اگر ایسا ہے) تو فاقہ کشی کا انتظار کر اور مصائب (کا سامنا کرنے) کے لیے کمر بستہ ہو جا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا! یہ (فقر و مصائب) دونوں میرے ساتھ محبت کرنے والے (کی آزمائش کے لیے اس) کی طرف پہاڑ کی چوٹی سے پستی کی طرف گرنے والے سیلاب سے بھی زیادہ تیزی سے آتے ہیں۔'' اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْغَارِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَدْخُلُ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةٌ اَوْ شَيءٌ كَانَتْ لِي قَبْلَكَ. قَالَ ﷺ: ادْخُلْ. فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهٖ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا جَاءَ بِثَوْبِهٖ فَشَقَّهٗ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتّٰى فَعَلَ ذَالِكَ بِثَوْبِهٖ أَجْمَعَ. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عَقِبَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثَوْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَأَخْبَرَهٗ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ:

١١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٣، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٢٤٠، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٤٥١۔

اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَى اللهُ ﷻ إِلَيْهِ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدِ اسْتَجَابَ لَکَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: (وقتِ ہجرت) جب غار (میں پناہ لینے) کی رات تھی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مُجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے ابو بکر! تمھارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: اے اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرما لیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ﷺ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُوْ سُفْيَانَ حَضَرُوْا قَتْلَ زَيْدٍ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: يَا زَيْدُ، أَنْشُدُکَ اللهَ، أَتُحِبُّ أَنَّکَ الآنَ فِي أَهْلِکَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عِنْدَنَا مَكَانَکَ نَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ، مَا أُحِبُّ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ يُشَاکُ فِي مَكَانِهِ شَوْكَةً تُؤْذِيْهِ، وَأَنِّي جَالِسٌ فِي أَهْلِي، قَالَ: يَقُوْلُ أَبُوْ سُفْيَانَ: وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ مِنْ قَوْمٍ قَطُّ أَشَدَّ حُبًّا لِصَاحِبِهِمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ لَهُ. وفي رواية: قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ أَحَدًا يُحِبُّ كَحُبِّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا (ﷺ).

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالْقَاضِي عِيَاضُ وَابْنُ هِشَامٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ.

”حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ قریش کے چند

١٢: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٥٦، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/١٢٥، وابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٧٩، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٤/٦٥، وابن الأثير في أسد الغابة، ٢/١٠٨، ١٥٥، ٣٥٨، والقاضي عياض في الشفا، ٢/١٩، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٦٤٩۔

افراد جن میں ابو سفیان بھی تھا حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قتل کے وقت آئے اور ان میں سے کسی نے کہا: اے زید! تجھے اللہ کی قسم! (سچ سچ بتا) کیا تو پسند کرتا ہے کہ اس وقت تمہاری جگہ محمد (ﷺ) ہمارے پاس ہوتے کہ ہم (نعوذ باللہ) انہیں قتل کرتے اور تم اس وقت اپنے اہل و عیال کے پاس ہوتے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! ک اللہ کی قسم! میں تو یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ میرے آقا و مولا محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس آپ وقت جہاں بھی رونق افروز ہوں، کانٹا بھی چبھے کہ جس سے انہیں تکلیف پہنچے اور میں آرام سے اپنے اہل و عیال کے ساتھ بیٹھا رہوں۔ راوی کہتے ہیں: ابو سفیان کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں نے آج تک ایسی کوئی قوم نہیں دیکھی جو اپنے سردار سے اس طرح ٹوٹ کر محبت کرتی ہو جیسی محمد ﷺ کے اصحاب ان سے کرتے ہیں۔‘‘ ایک روایت کے الفاظ ہیں کہا: میں نے کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جیسی محمد (ﷺ) کے صحابہ محمد (ﷺ) سے کرتے ہیں۔‘‘

اسے امام ابن سعد، قاضی عیاض، ابن ہشام اور ابن جریر طبری نے بیان کیا ہے۔

١٣. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ حُذَيْمٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ

١٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٤٦/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٦٢/٢١، والعسقلاني في فتح الباري، ٣٨٤/٧، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٦٢٢/١، ٦٦٦۔

مَصْرَعَ خُبَيْبٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه بِمَكَّةَ وَقَدْ بَضَعَتْ قُرَيْشٌ لَحْمَهُ ثُمَّ حَمَلُوْهُ عَلٰى جِذْعَةٍ، فَقَالُوْا: أَتُحِبُّ أَنَّ مُحَمَّدًا مَكَانَکَ؟ فَقَالَ: وَاللهِ، مَا أُحِبُّ أَنِّي فِي أَهْلِي وَوَلَدِي وَأَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ شِيْکَ بِشَوْکَةٍ، ثُمَّ نَادٰى: يَا مُحَمَّدُ (صلّى الله عليك وسلم).

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاکِرَ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

’’حضرت سعید بن عامر بن حذیم جمحی روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت خبیب انصاری رضی اللہ عنہ کے مقام شہادت کی زیارت کی۔ جہاں مشرکینِ قریش ان کا گوشت نشتر سے (ٹکڑوں کی صورت میں) کاٹتے اور پھر اسے کھجور کے درخت پر لٹکا دیتے اور (شہید کرنے سے قبل) مشرکینِ قریش نے حضرت خبیب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ (اس وقت) تمہاری جگہ محمد (ﷺ) ہوتے؟ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میں اپنے اہل و عیال میں (آرام کر رہا) ہوں اور (میرے آقا) محمد مصطفیٰ ﷺ کو کوئی کانٹا بھی چبھے پھر آپ نے زور سے پکارا: یا محمد (صلّى الله عليك وسلم)۔‘‘

اسے امام ابو نعیم، ابن عساکر اور عسقلانی نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رضي الله عنه، أَخِي زَيْدٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب زيد بن←

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ابْعَثْ مَعِي أَخِي زَيْدًا، قَالَ: هُوَ ذَا، قَالَ: فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَکَ لَمْ أَمْنَعْهُ، قَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، لَا أَخْتَارُ عَلَيْکَ أَحَدًا أَبَدًا، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو (گھر) بھیج دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (تمہارا بھائی) یہ (موجود) ہے۔ اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسے روکوں گا نہیں، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے (فوراً) عرض کیا: یا رسول اللہ، اللہ کی

..........حارثة رضي الله عنه، ٥/٦٧٦، الرقم: ٣٨١٥، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٥/٦٣، الرقم: ٢٦٠٠، وابن حبان في الثقات، ٣/٥٧، الرقم: ١٨٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/٢١٧، الرقم: ٢٢٥١، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٣٧، الرقم: ٤٩٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣٨٦، الرقم: ٢١٩٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٢، الرقم: ١٣٨٤۔

قسم! میں آپ (کی غلامی) پر کسی (آزادی) کو ترجیح نہیں دوں گا۔ (پھر اسلام میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کا مقام دیکھ کر) حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی رائے سے زیادہ اپنے بھائی کے اس فیصلہ کو بہتر پایا۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابن ابی عاصم، ابنِ حبان اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٥. عَنْ يَحْيَ بْنِ سَعِيْدٍ ...... قَالَ سَعْدُ بْنُ رَبِيْعٍ رضی اللہ عنہ لِأُبَيِّ بِنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ إِذَا جُرِحَ بِأُحُدٍ: فَاذْهَبْ إِلَيْهِ ﷺ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنِّي قَدْ طُعِنْتُ اثْنَتَي عَشْرَ طَعْنَةً، وَأَنِّي قَدْ أُنْفِذَتْ مُقَاتِلِي، وَأَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّهُ لَا عُذْرَ لَهُمْ عِنْدَ اللهِ إِنْ قُتِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ حَيٌّ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’امام یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ...... حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس وقت جب وہ (حضرت سعد بن ربیع) میدانِ اُحد

١٥: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الجهاد، باب الترغيب في الجهاد، ٢/٤٦٥ـ٤٦٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٥٢٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٥٩٠، وأيضًا في التمهيد، ٢٤/٩٤ـ

میں زخمی حالت میں تھے کہا کہ میرے آقا ﷺ کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ مجھے نیزے کے بارہ زخم لگے ہیں اور میں نے اپنے مقابل کے جسم سے نیزہ آر پار کر دیا ہے۔ اپنے قبیلہ کے لوگوں سے کہنا کہ اگر حضور نبی اکرم ﷺ کو کچھ ہوا اور تم میں سے ایک فرد بھی زندہ بچا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا کوئی بھی عذر قابلِ قبول نہ ہو گا۔'' اسے امام مالک اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وَإِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَکُوْنُ فِي الْبَيْتِ، فَأَذْکُرُکَ، فَمَا أَصْبِرُ حَتّٰی آتِيَکَ، فَأَنْظُرُ إِلَيْکَ، وَإِذَا ذَکَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَکَ عَرَفْتُ أَنَّکَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاکَ، فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا، حَتّٰی نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٥٢، الرقم: ٤٧٧، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/٥٣، الرقم: ٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٤٠، ٨/١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/١٨٢۔

وَالرَّسُوْلَ فَأُوْلٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ ......﴾ [النساء، ٤: ٦٩]، فَدَعَا بِهٖ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان، اہل و عیال اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو بھی آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ افروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو اپنے درجے میں ہوں گا لہٰذا مجھے خدشہ ہے کہ کہیں میں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے اس صحابی کی اس بات پر سکوت فرمایا، یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت مبارکہ لے کر اُترے: ''اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روز قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے۔ پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔''

اسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٧. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَتّٰی غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه فَجَعَلَ يُنَادِي يَقُوْلُ: وَيْلَكُمْ أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللهُ؟ قَالُوْا: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰی وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (آئے اور) کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے: تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو صرف اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرا رب اللہ عزوجل ہے؟ اُن ظالموں نے کہا: یہ کون ہے؟ (کفار و مشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (عشقِ رسول ﷺ میں) مجنوں بن چکا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٧: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٣٦٢، الرقم: ٣٦٩١، والحاكم في المستدرك، ٣/٧٠، الرقم: ٤٤٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٢٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٢٨٥۔

١٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں، حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں ایک مرتبہ مسجد سے نکل رہا تھا کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر تو خاموش رہا پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے لیے بہت سے روزے، بہت سی نمازیں اور صدقہ وغیرہ (جیسے اَعمال) تو تیار نہیں کیے لیکن (اتنا ہے کہ) میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے روز) تم

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب القضاء والفتيا في الطريق، ٦/٢٦١٥، الرقم: ٦٧٣٤، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحبّ، ٤/٢٠٣٢-٢٠٣٣، الرقم: ٢٦٣٩۔

اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ. فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا کہ (یا رسول اللہ!) قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے پاس تو کوئی شے نہیں۔ ماسوا اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (قیامت کے روز) اسی

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي رضی الله عنه، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩۔

کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (یعنی تمام صحابہ کو) کبھی کسی خبر سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی آپ ﷺ کے اس فرمانِ اَقدس سے ہوئی کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے بھی محبت کرتا ہوں لہٰذا امید کرتا ہوں کہ ان کی محبت کے باعث میں بھی ان حضرات کے ساتھ ہی رہوں گا اگرچہ میرے اَعمال تو ان کے اعمال جیسے نہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّـهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ، قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ، مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ، قَالَ: فَإِنَّکَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَأَعَادَهَا أَبُوْ ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

٢٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب أخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤/٣٣٣، الرقم: ٥١٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٦، الرقم: ٢١٤١٦، ٢١٥٠١، والدارمي في السنن، ٢/٤١٤، الرقم: ٢٧٨٧، والبزار في المسند، ٩/٣٧٣، الرقم: ٣٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣١٥، الرقم: ٥٥٦، والبخاري في الأدب المفرد/١٢٨، الرقم: ٣٥١۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے (حضور ﷺ کی بارگاہ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے، لیکن ان جیسا عمل نہیں کرسکتا (تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو) آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: اے ابو ذر! تم یقیناً اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے پھر اپنا سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے بھی دوبارہ وہی جواب عطا فرمایا۔''

اسے امام ابو داود، احمد، دارمی اور بزار نے اِسناد جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِکُ

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب ما يكره من لعن شارب الخمر وإنه ليس بخارج من الملة، ٦/٢٤٨٩، الرقم: ٦٣٩٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/٣٨١، الرقم: ١٣٥٥٢، وأبو يعلى في المسند، ١/١٦١، الرقم: ١٧٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٢٨، والبزار في المسند، ١/٣٩٣، الرقم: ٢٦٩۔

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهٖ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهٖ، فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ، الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنُوْهُ، فَوَاللهِ، مَا عَلِمْتُ إِنَّهٗ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ. وفي رواية: لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهٗ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ يَعْلٰى، وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک شخص تھا جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمار تھا، اور وہ نبی اکرم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ (ایک بار وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حالت نشہ میں لایا گیا تو) آپ ﷺ نے اس پر شُربِ خمر کی حد جاری فرمائی۔ ایک روز اسے (پھر) آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حالتِ نشہ میں لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم سے اسے (دوبارہ) کوڑے لگائے گئے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرما، یہ کتنی دفعہ (اس جرم میں) لایا گیا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو، میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، عبد الرزاق اور ابو یعلی نے اِسنادِ حسن کے ساتھ

روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَيْخٌ كَبِيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيْرِ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ، إِلَّا إِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَوَثَبَ الشَّيْخُ، فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دَعُوْهُ، فَعَسٰى أَنْ يَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَبَّ عَلٰى بَوْلِهٖ مَاءً.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَنَحْوَهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک نہایت بوڑھا دیہاتی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یا محمد! قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کچھ نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو

٢٢: أخرجه البزار في المسند، ٥/١٦١، الرقم: ١٧٥٣، والدار قطني في السنن، ١/١٣١، الرقم: ٣٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣١٠، الرقم: ٣٦٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٨٦، ١٠/٢٨٠۔

مبعوث فرمایا! میں نے قیامت کے لیے نہ بہت زیادہ نمازیں اور نہ روزے تیار کر رکھے ہیں سوائے اس کے (کوئی زادِ آخرت نہیں) کہ بے شک میں اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: سو تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ راوی نے بیان کیا کہ وہ بوڑھا دیہاتی اسی وقت (پیشاب کی شدید حاجت کی بناء پر) تیزی سے اُٹھا اور مسجد میں پیشاب کر دیا۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو روکنے کے لیے بڑھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، عنقریب وہ اہل جنت میں سے ہو گا اور آپ ﷺ نے اُس کے پیشاب پر پانی بہا دیا۔‘‘

اسے امام بزار، ابویعلی اور اسی طرح دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٣. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط، ٢/٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢.

وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُم ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وُضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَي قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا....... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام ﷺ کو بغور دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے ہیں تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا ہے اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں

میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘ اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ (في حديث صلح الحديبية) أَنَّ عُرْوَةَ قَامَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَدْ رَأٰى مَا يَصْنَعُ بِهٖ أَصْحَابُهُ لَا يَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا إِلَّا ابْتَدَرُوْهُ وَلَا يَبْصُقُ بُصَاقًا إِلَّا ابْتَدَرُوْهُ وَلَا يَسْقُطُ مِنْ شَعَرِهٖ شَيْئٌ إِلَّا أَخَذُوْهُ، فَرَجَعَ إِلٰى قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي جِئْتُ كِسْرٰى فِي مُلْكِهٖ وَجِئْتُ قَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيَّ فِي مُلْكِهِمَا، وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَصْحَابِهٖ وَلَقَدْ رَأَيْتُ قَوْمًا لَا يُسْلِمُوْنَهُ لِشَيْئٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. (١)

’’ایک روایت میں ہے حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے (صلح حدیبیہ والی طویل روایت میں) مروی ہے کہ (مشرکین کا قاصد) عروہ جب حضور نبی

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٣۔ ٣٢٤، الرقم: ١٨٩٣٠، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/٦٩۔

اکرم ﷺ کی بارگاہ سے واپسی کے لیے اٹھا تو اس نے صحابہ کرام کی آپ ﷺ سے محبت و عقیدت کے واقعات دیکھے کہ آپ ﷺ وضو کرتے تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ اس وضو کے پانی کی طرف لپکتے ہیں اور آپ ﷺ لعاب مبارک پھینکتے تو یہ اس کی طرف بھاگتے ہیں تاکہ وہ زمین پر نہ گرنے پائے اور آپ ﷺ کا جو موئے مبارک بھی گرتا ہے اسے اٹھا لیتے ہیں۔ وہ قریش کی طرف واپس گیا اور کہا: اے قومِ قریش! میں کسریٰ کے ملک میں اس کے پاس اور قیصر اور نجاشی کے پاس ان کے ملکوں میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کا ایسا مقام نہیں دیکھا جیسے محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے صحابہ کرام میں ہیں اور میں نے (جانثار عاشقوں کی) ایسی قوم دیکھی ہے کہ وہ انہیں کسی بھی صورت تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا حَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ بِمِنًى أَخَذَ شِقَّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنَ بِيَدِهِ فَلَمَّا فَرَغَ نَاوَلَنِي فَقَالَ: يَا أَنَسُ، انْطَلِقْ بِهٰذَا إِلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسُ مَا

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥٦، الرقم: ١٣٧١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٢٧، الرقم: ٤٠٣٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٥٠٦، وأيضًا، ٦/٩٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٤٢۔

خَصَّهَا بِهٖ مِنْ ذَالِکَ تَنَافَسُوْا فِي الشِّقِّ الْآخَرِ، هٰذَا يَأْخُذُ الشَّيءَ وَهٰذَا يَأْخُذُ الشَّيءَ، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَحَدَّثْتُهُ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ فَقَالَ: لَأَنْ يَكُوْنَ عِنْدِي مِنْهُ شَعْرَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ أَصْبَحَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ وَفِي بَطْنِهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي السِّيَرِ: قُلْتُ (أَيِ الذَّهَبِيُّ): هٰذَا الْقَوْلُ مِنْ عُبَيْدَةَ رضي الله عنه هُوَ مِعْيَارُ كَمَالِ الْحُبِّ وَهُوَ أَنْ يُؤْثَرَ شَعَرَةٌ نَبَوِيَّةٌ عَلٰى كُلِّ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ بِأَيْدِي النَّاسِ وَمِثْلُ هٰذَا يَقُوْلُهُ هٰذَا الإِمَامُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِخَمْسِيْنَ سَنَةً، فَمَا الَّذِي نَقُوْلُهُ نَحْنُ فِي وَقْتِنَا لَوْ وَجَدْنَا بَعْضَ شَعَرِهٖ بِإِسْنَادٍ ثَابِتٍ أَوْ شَسِعِ نَعْلٍ كَانَ لَهُ، أَوْ قُلَامَةُ ظُفُرٍ أَوْ شَقَفَةٌ مِنْ إِنَاءٍ شَرِبَ فِيْهِ، فَلَوْ بَذَلَ الْغَنِيُّ مُعْظَمَ أَمْوَالِهٖ فِي تَحْصِيْلِ شَيءٍ مِنْ ذَالِکَ عِنْدَهُ أَكُنْتَ تَعُدُّهُ مُبَذِّرًا أَوْ سَفِيْهًا، كَلَّا فَابْذُلْ مَالَکَ فِي زَوْرَةِ مَسْجِدِهِ الَّذِي بَنٰى فِيْهِ بِيَدِهٖ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ عِنْدَ حُجْرَتِهٖ فِي بَلَدِهٖ إِلٰى أُحُدِهٖ وَأَحِبَّهٖ فَقَدْ كَانَ

نَبِيُّکَ ﷺ يُحِبُّهُ وَتَمْلَأُ بِالْحُلُوْلِ فِي رَوْضَتِهٖ وَمَقْعَدِهٖ فَلَنْ تَكُوْنَ مُؤْمِنًا حَتّٰى يَكُوْنَ هٰذَا السَّيِّدُ أَحَبَّ إِلَيْکَ مِنْ نَفْسِکَ وَوَلَدِکَ وَأَمْوَالِکَ وَالنَّاسِ كُلِّهِمْ وَقَبِّلْ حَجَرًا مُكَرَّمًا نَزَلَ مِنَ الْجَنَّةِ وَضَعْ فَمَکَ لَاثِمًا مَكَانًا قَبَّلَهُ سَيِّدُ الْبَشَرِ بِيَقِيْنٍ، فَهَنَّاکَ اللهُ بِمَا أَعْطَاکَ فَمَا فَوْقَ ذَالِکَ مَفْخَرٌ. وَلَوْ ظَفَرْنَا بِالْمِحْجَنِ الَّذِي أَشَارَ بِهِ الرَّسُوْلُ ﷺ إِلَى الْحَجَرِ، ثُمَّ قَبَّلَ مِحْجَنَهُ لَحَقٌّ لَنَا أَنْ نَزْدَحِمَ عَلٰى ذَالِکَ الْمِحْجَنِ بِالتَّقْبِيْلِ وَالتَّبْجِيْلِ، وَنَحْنُ نَدْرِي بِالضَّرُوْرَةِ أَنَّ تَقْبِيْلَ الْحَجَرِ أَرْفَعُ وَأَفْضَلُ مِنْ تَقْبِيْلِ مِحْجَنِهٖ وَنَعْلِهٖ، وَقَدْ كَانَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ إِذَا رَأٰى أَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رضي الله عنه أَخَذَ يَدَهُ، فَقَبَّلَهَا وَيَقُوْلُ: يَدٌ مَسَّتْ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَنَقُوْلُ: نَحْنُ إِذْ فَاتَنَا ذَالِکَ حَجَرٌ مُعَظَّمٌ بِمَنْزِلَةِ يَمِيْنِ اللهِ فِي الْأَرْضِ مَسَّتْهُ شَفَتَا نَبِيِّنَا ﷺ لَاثِمًا لَهُ، فَإِذَا فَاتَکَ الْحَجُّ وَتَلَقَّيْتَ الْوَفْدَ فَالْتَزِمِ الْحَاجَّ وَقَبِّلْ فَمَهُ. وَقُلْ: فَمٌ مَسَّ بِالتَّقْبِيْلِ حَجَرًا قَبَّلَهُ خَلِيْلِي ﷺ.

’’امام محمد بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں اپنے سرمبارک کے بال اُتروائے تو آپ ﷺ نے اپنے سر انور کی دائیں جانب (کے موئے مبارک) کو اپنے ہاتھ سے پکڑا پس جب (اُتروا کر) فارغ ہوئے تو مجھے (وہ موئے مبارک) عطا فرمائے اور فرمایا: اے انس! یہ اُمِّ سلیم کے پاس لے جاؤ۔ جب صحابہ کرام نے اس عطیہ کے معاملہ میں اُم سلیم پر حضور ﷺ کی خصوصی عنایت دیکھی تو وہ دوسری جانب (کے موئے مبارک کے حصول کے لیے آپس) میں مقابلہ کرنے لگے۔ کچھ موئے مبارک ایک صحابی لے رہا ہے تو کچھ دوسرا۔ امام محمد بن سیرین کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: (کاش) میرے پاس ان موئے مبارک میں سے اگر ایک بھی ہوتا تو وہ میرے نزدیک سونے چاندی سے بھی، جو اس زمین کے اوپر موجود ہیں یا اس کے اندر پوشیدہ ہیں، سے زیادہ محبوب ہوتا۔ (یعنی وہ موئے مبارک میرے لیے کائنات کے تمام ظاہر اور پوشیدہ خزانوں سے بڑھ کر ہوتا)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

’’امام ذہبیؒ اپنی کتاب سیر أعلام النبلاء میں فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول کمالِ محبت کا انتہائی اعلیٰ معیار ہے اور وہ یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک موئے مبارک کو ساری دنیا کے لوگوں

کے پاس موجود سونے چاندی کے خزانوں پر بھی ترجیح دی جائے اور یہ قول اس امام کا ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے صرف پچاس سال بعد ہوئے ہیں۔ پھر ہم اپنے اس زمانے میں کیا کہیں گے جب ہم آپ ﷺ کے بعض موئے مبارک کو صحیح سند کے ساتھ پالیں۔ یا کوئی آپ ﷺ کی نسبت والی چیز خواہ وہ آپ ﷺ کے نعلین پاک ہوں یا آپ ﷺ کے ناخن مبارک کا تراشہ، یا اس برتن کا ٹکڑا جس میں آپ ﷺ نے نوش فرمایا ہو۔ پس اگر کوئی امیر آدمی ان چیزوں کے حصول میں اپنا بہت زیادہ مال صرف کر دے تو کیا تم اسے فضول خرچ یا بے وقوف خیال کرو گے؟ ہرگز نہیں۔ بس تم بھی اپنا مال (اس مقصد کی خاطر) خرچ کرو (اور اگر اور کچھ نہیں) تو اس مسجد کی زیارت ہی کر لو جسے آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے تعمیر کیا۔ (اسی طرح تم اپنا مال) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کے حجرہ مبارک کے قریب، آپ ﷺ کے شہر میں اور وہاں سے آپ ﷺ کے محبوب پہاڑ اُحد تک، سلام عرض کرنے کے لیے خرچ کرو۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ اسے (اُحد پہاڑ سے) محبت فرماتے تھے، اور (اے زائر!) تو حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اطہر اور مسند شریف کی جگہ حاضری کی سعادت حاصل کر اور تم ہرگز مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ یہ آقا ﷺ تمہیں تمہاری ذات، تمہاری اولاد اور تمہارے اموال اور تمام لوگوں سے

محبوب تر نہ ہو جائیں۔ اور تُو اس بزرگی والے پتھر (یعنی حجر اسود) کو بھی چوم لے جو جنت سے نازل ہوا۔ اور اپنے منہ سے اس جگہ کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کر جس جگہ سے یقینی طور پر سید المرسلین ﷺ نے بوسہ لیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس امر کو باعث مسرت بنائے رکھے جو اس نے تجھے عطا کیا ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ قابل فخر ہے۔ اور اگر ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے اس عصا مبارک کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں جس کے ذریعے آپ ﷺ نے حجر اسود کی طرف اشارہ فرمایا اور پھر اسے چوما، تو ہمارے لیے یہ واجب ہے کہ ہم اس عصا مبارک کے گرد (با ادب ہوکر) ہجوم بنا لیں اور اسے چومیں اور اس کی (بے پناہ) تعظیم بجا لائیں، اور ہم بالضرور جانتے ہیں کہ بے شک حجرِ اسود کا چومنا، آپ ﷺ کے عصا مبارک اور نعل مقدس کے چومنے سے ارفع و افضل ہے۔ اور حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو ان کے ہاتھ چومتے اور فرماتے یہ وہ ہاتھ ہے جس نے رسولِ اکرم ﷺ کے دستِ اقدس) کو مس کیا تھا۔ پس ہم کہتے ہیں جبکہ ہم اُس (دستِ اقدس کے بوسہ کی) نعمت سے محروم ہیں تو ہمارے پاس وہ عظیم الشان حجرِ اسود موجود ہے جو اس زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں دستِ قدرت ہے اور جسے حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک لبوں نے چومتے ہوئے چھوا تھا۔ اور (اگر) تمہیں خود حج کی سعادت نصیب نہ ہو سکے اور تو کسی ایسے

وفد سے مل لو جو حج (اور روضۂ اقدس کی حاضری) کی سعادت حاصل کرکے لوٹا ہو۔ تو تم (اس وفد میں سے) کسی حاجی کے ہی منہ کو بوسہ دے لو یہ سوچ کر کہ یہ وہ لب ہیں جنہوں نے اس حجرِ اسود کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کی ہے جسے میرے محبوب ﷺ کے مبارک لبوں نے بوسہ دیا تھا۔‘‘

٢٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَصَابَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ خَصَاصَةٌ فَبَلَغَ ذَالِکَ عَلِيًّا، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَـلًا يُصِيْبُ فِيْهِ شَيْئًا لِيُقِيْتَ بِهٖ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَتٰی بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَاسْتَسْقٰی لَهٗ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ، فَخَيَّرَهُ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ تَمْرِهٖ سَبْعَ عَشَرَةَ عَجْوَةً، فَجَاءَ بِهَا إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ فاقہ سے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو وہ مزدوری

٢٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب الرجل يستسقي كل دلو بتمرة، ٢/٨١٨، الرقم: ٢٤٤٦، والبيهقي في السنن الكبری، ٦/١١٩، الرقم: ١١٤٢٩۔

کرنے نکلے تاکہ اُس کے معاوضہ سے حضور ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کرسکیں چنانچہ وہ ایک یہودی کے باغ میں پہنچے تو اس کے لیے ہر ڈول کے عوض ایک کھجور کے معاوضہ پر سترہ ڈول پانی کھینچا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ سترہ عجوہ کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے۔'' اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

والبيهقي أيضا إِلَّا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ أَيْنَ هٰذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي مَا بِکَ مِنَ الْخَصَاصَةِ يَا نَبِيَّ اللهِ، فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ عَمَلًا لِأُصِيْبَ لَکَ طَعَامًا. قَالَ: فَحَمَلَکَ عَلٰى هٰذَا حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ؟ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ نَبِيٌّ ﷺ: وَاللهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ إِلَّا الْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَيْهِ مِنْ جِرْيَةِ السَّيْلِ عَلٰى وَجْهِهٖ، مَنْ أَحَبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلْيُعِدَّ تِجْفَافًا وَإِنَّمَا يَعْنِي الصَّبْرَ.

''امام بیہقی نے مزید بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابوالحسن! یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے آپ کے فاقہ کی خبر پہنچی تو میں مزدوری کی تلاش میں نکل پڑا تاکہ آپ کی خدمت میں کچھ کھانے کو پیش کرسکوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اس کام پر ابھارا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

جی ہاں، یا نبی اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہو اور فقر و فاقہ اس کے چہرے کی طرف سیلاب کی سی تیزی سے نہ بڑھیں لہٰذا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہو تو اسے (ان آزمائشوں پر) صبر کے لیے تیار رہنا چاہیے۔‘‘

٢٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى أَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، وَهُمْ جُلُوْسٌ، فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهٗ إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مہاجر اور انصار صحابہ کرام کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہوتے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما

٢٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ٥/٦١٢، الرقم: ٣٦٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٠٩، الرقم: ٤١٧، والطيالسي في المسند، ١/٢٧٥، الرقم: ٢٠٦٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٢١٢، الرقم: ٣٣٩۔

بھی ان میں ہوتے تو کوئی صحابی بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتا، البتہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور کو مسلسل تکتے رہتے اور نبی اکرم ﷺ انہیں دیکھتے، یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر مسکراتے اور خود حضور ﷺ ان دونوں کو دیکھ کر تبسم فرماتے۔‘‘

اسے امام ترمذی، حاکم اور احمد نے فضائل الصحابہ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٧. عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضي الله عنه وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، فَبَكٰى طَوِيْلًا وَقَالَ: وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ ...... الحديث.

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج، ١/١١٢، الرقم: ١٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٣١، الرقم: ٢٥١٥، وابن منده في الإيمان، ١/٤٢٠، الرقم: ٢٧٠، وأبو عوانة في المسند، ١/٧٠، الرقم: ٢٠٠، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٢/١٠١، الرقم: ٨٠١۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ مَنْدَه.

''حضرت ابن شِماسہ مہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مرض موت میں مبتلا تھے ہم ان کی عیادت کے لیے گئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کافی دیر تک روتے رہے اور فرمانے لگے: حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ مجھے (اس کائنات میں) کوئی ہستی محبوب نہ تھی، اور نہ میری نظر میں آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بزرگ و معزز تھا۔ آپ ﷺ کی عظمت و جلالت کے پیش نظر میں کبھی آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا۔ اگر مجھ سے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرنے کو کہا جائے تو میں آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان نہیں کر سکتا کیوں کہ میں آپ ﷺ کو کبھی آنکھ بھر کر دیکھ ہی نہیں سکا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابن خزیمہ، اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما يَقُوْلَانِ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَومًا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ أَكَبَّ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلٰى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ

٢٨: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٥/٨، الرقم: ٢٤٣٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢/٥، الرقم: ٢٢١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٩٩، الرقم: ١١٠٣، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/١٧٠۔

رَفَعَ رَأْسَهُ، فِي وَجْهِهِ الْبُشْرٰى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَقِيْلَ لَهُ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!) تین دفعہ فرمانے کے بعد چہرہ اقدس کے بل جا گرے (یعنی سجدہ ریز ہو گئے)، ہم سب بھی منہ کے بل گر کر رونے لگے۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ نے حلف کیوں اُٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے سرِ انور اٹھایا تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر رونق تھی اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی بڑھ کر پسند تھے۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: جو شخص پانچ نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے، اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنِ الْأَدْرَعِ السُّلَمِيِّ ﷛ قَالَ: جِئْتُ لَيْلَةً أَحْرُسُ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا رَجُلٌ قِرَاءَتُهُ عَالِيَةٌ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَا مُرَاءٍ (وفي رواية قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَمُرَاءٍ هٰذَا؟ قَالَ: مَعَاذَ اللهِ، هٰذَا عَبْدُ اللهِ ذُو الْبِجَادَيْنِ) قَالَ: فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَفَرَغُوْا مِنْ جِهَازِهٖ، فَحَمَلُوْا نَعْشَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْفُقُوْا بِهٖ رَفَقَ اللهُ بِهٖ، إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: وَحَفَرَ حُفْرَتَهُ. فَقَالَ: أَوْسِعُوْا لَهُ أَوْسَعَ اللهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهٖ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَجَلْ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

٢٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في حفر القبر، ١/٤٩٧، الرقم: ١٥٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٧، الرقم: ١٨٩٩٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٣٤٨، الرقم: ٢٣٨٢، وابن حبان في الثقات، ٢/٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٥٢، الرقم: ٩١١١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤١٧، الرقم: ٥٨٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١٠٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٤٣، ٩/٣٦٩۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: وَلَهُ شَوَاهِدُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه رَوَاهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ الْأَرْبَعَةِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ادرع سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہرہ داری کے فرائض ادا کرنے آیا تو (کہیں سے) ایک شخص کی بلند آواز سے قرأت کی آواز آ رہی تھی۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی ریاکار معلوم ہوتا ہے (ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا یہ شخص ریاکار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ اللہ! یہ تو عبد اللہ ذو البجادین ہے۔) اس کے چند روز بعد اس آدمی کا انتقال ہوگیا۔ جب اس کا جنازہ تیار ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا تھا۔ لوگوں نے اس کی قبر کھودی تو آپ ﷺ نے فرمایا: قبر کشادہ کرو، اللہ عزوجل بھی اس پر کشادگی کرے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو اس کا بہت غم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت (جو) رکھتا تھا۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی

نے فرمایا: اس حدیث کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں جو کہ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جو کہ چاروں اصحابِ سنن (ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ) نے روایت کی ہیں۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاللهِ، لَكَأَنِّي أَرٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِي قَبْرِ عَبْدِ اللهِ ذِي الْبِجَادَيْنِ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: أَدْلِيَا مِنِّي أَخَاكُمْ وَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ حَتّٰى أَسْنَدَهُ فِي لَحْدِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَوَلَّاهُمَا الْعَمَلَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهٖ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَمْسَيْتُ عَنْهُ رَاضِيًا فَارْضِ عَنْهُ وَكَانَ ذَالِكَ لَيْلًا. فَوَاللهِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي مَكَانَهُ وَلَقَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَهُ بِخَمْسَةَ عَشْرَ سَنَةً.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غزوہ تبوک کے موقع پر دیکھا کہ آپ ﷺ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت عبد اللہ ذو البجادین رضی اللہ عنہ کی قبر میں اُترے ہوئے ہیں، اور آپ ﷺ (حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے) فرما رہے ہیں: اپنے بھائی کو میرے قریب کرو۔ آپ ﷺ نے انہیں قبلہ رُخ سے تھاما یہاں

تک کہ انہیں ان کی لحد میں رکھ دیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ قبر سے باہر تشریف لے آئے اور تدفین کا باقی کام حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو سونپ دیا۔ پھر جب آپ ﷺ ان کی تدفین سے فارغ ہو گئے، تو قبلہ رخ ہو کر قیام فرما ہوئے اور اپنے دستِ مبارک بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لیے اٹھا لیے اور عرض کیا: اے اللہ! میں (اپنے اس غلام) سے راضی ہوں سو تو بھی اس سے راضی ہو جا۔'' وہ رات کا وقت تھا۔ (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پس اللہ کی قسم! اس وقت میں نے (رشک کے باعث) شدید خواہش کی کہ کاش ان کی جگہ میں دفن ہوتا۔ جبکہ میں نے ان سے پندرہ سال پہلے اسلام قبول کیا تھا۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية عنه: قَالَ: قُمْتُ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ: فَرَأَيْتُ شُعْلَةً مِنْ نَارٍ فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ، قَالَ: فَاتَّبَعْتُهَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَإِذَا عَبْدُ اللهِ ذُو الْبِجَادَيْنِ الْمُزَنِيُّ قَدْ مَاتَ فَإِذَا هُمْ قَدْ حَفَرُوْا لَهُ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حُفْرَتِهِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُدْلِيَانِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَدْلِيَا لِي أَخَاكُمَا، فَدَلُّوْهُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا هَيَّأَهُ لِشِقِّهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي قَدْ أَمْسَيْتُ عَنْهُ رَاضِيًا فَارْضَ عَنْهُ، قَالَ: يَقُوْلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه: لَيْتَنِي كُنْتُ صَاحِبَ الْحُفْرَةِ. وفي رواية: فَقَالَ أَبُوْ

بَكْرٍ ﷛: وَاللهِ، لَوَدِدْتُ أَنِّي صَاحِبَ الْحُفْرَةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعَيْنِيُّ: قَالَ الذَّهَبِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ ہی ایک روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ آدھی رات کو میں اٹھ کھڑا ہوا، اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں تھا، میں نے لشکر کی جانب آگ کا ایک شعلہ دیکھا، میں اس شعلہ کو دیکھتے ہوئے (معلوم کرنے) اس جانب چلا گیا، پس دیکھا تو حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما موجود ہیں اور حضرت عبد اللہ ذو البجادین مزنی ﷛ فوت ہو چکے ہیں۔ اور وہ ان کے لیے قبر تیار کروا چکے تھے، حضور نبی اکرم ﷺ ان کی قبر میں اترے ہوئے تھے، اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ان کے جسدِ اقدس کو قبر میں اتار رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اپنے بھائی کو میرے قریب کرو، پس انہوں نے اسے قریب کیا، پس جب آپ ﷺ نے انہیں لحد میں لٹا دیا تو بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: ’’اے اللہ! میں اس سے راضی ہو چکا ہوں، پس تو بھی اس سے راضی ہوجا۔‘‘ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ نے بیان کیا کہ (میں نے رشک کے باعث اس وقت شدید خواہش کی کہ) کاش میں اس قبر میں ان کی جگہ دفن ہوتا (جس میں خود حضور نبی اکرم ﷺ اُترے ہوئے تھے)۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر ﷛ نے (بھی اس وقت رشک سے) فرمایا: میں نے چاہا کہ کاش اس صاحب قبر کی جگہ میں

ہوتا!‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم، طبرانی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، اور امام عینی نے بیان کیا کہ امام ذہبی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ

٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحقّ بالإمامة، ١/ ٢٤٠، الرقم: ٦٤٨، وأيضًا في كتاب الأذان، باب هل يلتفت لأمر ينزل به، ١/٢٦٢، الرقم: ٧٢١، وأيضًا في كتاب المغازي، باب مرض النبي ﷺ ووفاته، ٤/١٦١٦، الرقم: ٤١٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، ١/٣١٦، الرقم: ٤١٩۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی اور خادم خاص تھے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، چنانچہ پیر کے روز لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور کھڑے ہمیں دیکھنے لگے۔ اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ انور قرآن کے ورق کی طرح معلوم ہوتا تھا، پھر (جماعت کو دیکھ کر) آپ ﷺ مسکرائے۔ آپ ﷺ کے دیدار پُرانوار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیتے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ کر صف میں مل جانا چاہا، کیوں کہ اُنہیں خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ نماز پوری کرو، پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اسی روز آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣١. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام: وَا كَرْبَ أَبَاهُ. فَقَالَ لَهَا: لَيْسَ عَلٰى أَبِيْكِ

٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب مرض النبي ووفاته ﷺ، ٤/١٦١٩، الرقم: ٤١٩٣، والنسائي في السنن، ←

كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ. فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، يَا أَبَتَاهُ إِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ. فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ علیها السلام: **يَا أَنَسُ، أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ التُّرَابَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ حِبَّانَ.**

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض نے شدت اختیار کرلی اور آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی تو حضرت فاطمہ علیها السلام نے کہا: ہائے میرے ابا جان ایسی تکلیف! تو آپ نے ان سے فرمایا: تمہارے ابا جان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوگیا تو انہوں نے کہا: اے ابا جان! آپ نے اپنے ربّ کریم کے بلاوے کو قبول کرلیا۔ ابا جان! آپ تو جنت الفردوس میں قیام پذیر ہیں۔ اے ابا جان! میں اس غم کی خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو سناتی ہوں۔ جب آپ ﷺ کو دفن کیا جا چکا تو سیدہ فاطمہ علیها السلام نے حضرت انس سے فرمایا: تمہارے دلوں نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے برداشت کرلیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، عبد الرزاق اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

.... كتاب الجنائز، باب في البكاء على الميت، ٤/١٢، الرقم: ١٨٤٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٥٣، الرقم: ٦٦٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥٩٢، الرقم: ٦٦٢٢۔

وفي رواية: عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ: حِيْنَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَا أَبَتَاهُ إِلٰى جِبْرَائِيْلَ أَنْعَاهُ، وَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهٖ مَا أَدْنَاهُ، وَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، وَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، قَالَ حَمَّادٌ: فَرَأَيْتُ ثَابِتًا حِيْنَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَكٰى حَتّٰى رَأَيْتُ أَضْلَاعَهٗ تَخْتَلِفُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.(۱)

’’ایک روایت میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: اے میرے ابا جان! میں جبرائیل سے آپ کے وصال کا دکھ بیان کرتی ہوں، اے میرے ابا جان! آپ اپنے خدا سے کس قدر قریب ہیں، اے میرے ابا جان! آپ کا مقام جنت ہے۔ اے میرے ابا جان! آپ نے اللہ تعالیٰ کے بلاوے کو قبول کیا ہے۔ راوی حماد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ اس حدیث کو بیان کر رہے تھے تو اتنا روئے کہ ان کی پسلیاں ایک دوسرے پر چڑھ رہی تھیں۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۱) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١/٥٢٢، الرقم: ١٦٣٠، والدارمي في السنن، ١/٥٤، الرقم: ٨٧۔

٣٢. عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ ذَهَبَ بَصَرُهُ، فَعَادُوْهُ. فَقَالَ: كُنْتُ أُرِيْدُهُمَا لِأَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا إِذْ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَوَاللهِ، مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَا بِهِمَا بِظَبْيٍ مِنْ ظِبَاءِ تُبَالَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی کی بینائی (رسول اللہ ﷺ کی جدائی میں) جاتی رہی تو لوگ ان کی عیادت کے لیے گئے۔ (جب ان کی بینائی ختم ہونے پر افسوس کا اظہار کیا) تو انہوں نے فرمایا: میں ان آنکھوں کو فقط اس لیے پسند کرتا تھا کہ ان کے ذریعہ مجھے میرے آقا ﷺ کا دیدار نصیب ہوتا تھا۔ اب چونکہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا ہے اس لیے اگر مجھے چشم غزال (ہرن کی آنکھیں) بھی مل جائیں تو کوئی خوشی نہ ہوگی (کیونکہ اب دیدارِ محبوب ﷺ کے لیے مجھے ان ظاہری آنکھوں کی ضرورت نہیں)۔''

اسے امام بخاری نے **الأدب المفرد** میں اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

٣٢: أخرجه البخاري في الأدب المفرد/١٨٨، الرقم: ٥٣٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣١٣۔

٣٣: أخرجه الدارمي في السنن، باب في وفاة النبي ﷺ، ١/٥٤، الرقم: ٨٦۔

رضي الله عنهما يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ إِلَّا بَكٰى. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت عمر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے سنا تو اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے۔'' اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهم قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: مَا ذَكَرَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِلَّا بَكٰى وَمَا مَرَّ عَلٰى رِبْعِهِمْ إِلَّا غَمَضَ عَيْنَيْهِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. (١)

''ایک روایت میں حضرت عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا: انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے تو آبدیدہ ہو جاتے، اور جب

(١) أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، باب أقاويل الصحابة ث إذا تفرقوا فيها ويستدل به، ١/١٤٨، الرقم: ١١٣، والعسقلاني في الإصابة، ٤/١٨٧، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ١/٣٨۔

بھی آپ ﷺ کے (آثار و) مقامات سے گزرتے تو آنکھیں بند کر لیتے۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ الذَّرَّاعِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: مَا مِنْ لَيْلَةٍ إِلَّا وَأَنَا أَرٰى فِيْهَا حَبِيْبِي ﷺ، ثُمَّ يَبْكِي. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت مثنی بن سعید ذراع روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (آپ ﷺ کے وصال کے بعد) کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری جس میں، میں نے اپنے محبوب آقا ﷺ کی زیارت نہ کرتا ہوں یہ کہہ کرحضرت اَنس رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے۔‘‘

اسے امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ

٣٤: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/ ٢٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٥٨/٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤٠٣/٣۔

٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب زيد بن حارثة، ٦٧٥/٥، الرقم: ٣٨١٣۔

وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ: لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ، فَوَاللهِ، مَا سَبَقَنِي إِلٰى مَشْهَدٍ. قَالَ: لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ أَبِيکَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْکَ، فَآثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلٰى حُبِّي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار مقرر فرمایا اور (اپنے بیٹے) عبد اللہ بن عمر کے لیے تین ہزار۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد سے پوچھا: آپ نے حضرت اُسامہ بن زید کو مجھ پر کیوں فضیلت دی؟ وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت زید، تمہارے باپ سے اور حضرت اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے لہٰذا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي

٣٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فيمن يود رؤية النبي ﷺ بأهله وماله، ٤/٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٧، الرقم: ٩٣٨٨، —

لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے ایک شخص کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنے تمام اہل و عیال اور مال و دولت کو قربان کر کے میری زیارت کر لے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ رضي الله عنه، أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ رضي الله عنه، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُوْنَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

.... وابن عبد البر في التمهيد، ٢٠/٢٤٨، وأيضًا في الاستذكار، ١/١٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢١٢، الرقم: ٨٠٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٢/٥٢٦۔

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان وكان عطاء لا يرى، ١/٧٥، الرقم: ١٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٧، الرقم: ١٣١٨٨۔

’’امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بتایا: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں جنہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا کی ساری نعمتوں سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٨. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلٰی أُمِّ أَيْمَنَ رضي الله عنها نَزُوْرُهَا. كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزُوْرُهَا. فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهٖ. فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُوْنَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهٖ ﷺ، وَلٰكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَی الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

٣٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب من فضائل أم أيمن، ١٩٠٧/٤، الرقم: ٢٤٥٤، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ٥٢٣/١، الرقم: ١٦٣٥، وأبو يعلى في المسند، ٧١/١، الرقم: ٦٩۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چلو حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کر کے آئیں جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ ان کی ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تھے، جب ہم حضرت ام ایمن کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں نے کہا: کس چیز نے آپ کو رُلا دیا؟ اللہ تعالیٰ کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے جو کچھ ہے وہ زیادہ اچھا ہے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس لیے نہیں رو رہی کہ میں نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے اچھا اجر ہے، لیکن میں اس لیے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا نزول بند ہو گیا ہے، حضرت ام ایمن کی اس بات نے ان پر بھی گریہ طاری کر دیا اور وہ بھی رونے لگ گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ رضي الله عنها أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَائِشَةَ رضي

٣٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الترجل، باب الخضاب للنساء، ٤/٧٦، الرقم: ٤١٦٤، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب كراهية ريح الحناء، ٨/١٤٢، الرقم: ٥٠٩٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ٥/٤١٩، الرقم: ٩٣٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢١٠، الرقم: ٢٥٨٠١۔

الله عنها فَسَأَلْتُهَا عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ. فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَلٰكِنْ أَكْرَهُهُ، كَانَ حَبِيْبِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَكْرَهُ رِيْحَهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت کریمہ بنت ہمام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے مہندی کے خضاب کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: اِس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیوں کہ میرے حبیب ﷺ اس کی بو کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔''

اِس حدیث کو امام ابوداود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا لِرِجْلِكَ؟

٤٠: أخرجه البخاري في الأدب المفرد/٣٣٥، الرقم: ٩٦٤، وابن الجعد في المسند، ١/٣٦٩، الرقم: ٢٥٣٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٥٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٤١-١٤٢، الرقم: ١٦٨-١٧٠، ١٧٢، والقاضي عياض في الشفا/٤٩٨، الرقم: ١٢١٨، ويحيى بن معين في التاريخ، ٤/٢٤، الرقم: ٢٩٥٣-

قَالَ: اجْتَمَعَ عَصَبُهَا مِنْ هَاهُنَا. فَقُلْتُ: اُدْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ. فَانْبَسَطَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سن ہوگیا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمٰن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟ توانہوں نے فرمایا: یہاں سے میرے پٹھے کھینچ گئے ہیں تو میں نے عرض کیا: تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے پکاریں، تو انہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کا نعرہ بلند کیا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی وقت ان کے اعصاب کھل گئے۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے **الأدب المفرد** میں اور ابن السنی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

وفي رواية: خَدِرَتْ رِجْلُ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: اُذْکُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ. فَقَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَذَهَبَ خَدِرُهُ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

''ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس

بیٹھے کسی شخص کی ٹانگ سن ہوگئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں میں سے جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کرو، تو اس شخص نے کہا: (وہ محبوب ترین ہستی) محمد ﷺ ہیں۔ تو (حضور ﷺ کا اسم مبارک لیتے ہی) اُس کی ٹانگ ٹھیک ہوگئی۔'' اس روایت کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: **عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ** رضي الله عنهما **فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ** (صلى الله عليك وسلم)، **فَقَالَ: فَقَامَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.**

''ایک روایت میں حضرت ہیثم بن حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک آدمی کی ٹانگ سن ہوگئی، تو اس سے کسی شخص نے کہا: تمہیں لوگوں میں سے جو سب سے زیادہ محبوب ہے، اُس کا نام لو تو اس نے یا محمد (صلى الله عليك وسلم)! کا نعرہ لگایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ یوں اٹھ کھڑا ہوا گویا باندھی ہوئی رسی سے آزاد ہوکر چست ہوگیا ہو۔'' اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ مَجْزَأَةَ رضي الله عنها أَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ رضی اللہ عنہ

٤١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٨٩، الرقم: ٦١٨١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/١٧٧، الرقم: ٢٤٠٣،—

كَانَتْ لَهُ قُصَّةٌ فِي مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ، إِذَا قَعَدَ أَرْسَلَهَا، فَتَبْلُغُ الْأَرْضَ، فَقَالُوْا لَهُ: أَلَا تَحْلِقُهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا بِيَدِهٖ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَحْلِقَهَا حَتّٰى أَمُوْتَ. فَلَمْ يَحْلِقْهَا حَتّٰى مَاتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت صفیہ بنت مجزاۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے بالوں کے اگلے حصے میں ایک طویل لٹ تھی۔ جب وہ بیٹھتے اور اسے نیچے چھوڑ دیتے تو وہ لٹ زمین تک پہنچ جاتی تھی۔ لوگوں نے ان سے کہا: آپ اسے منڈواتے کیوں نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ان بالوں پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تھا لہٰذا میں ان بالوں کو اپنے مرتے دم تک نہیں کٹواؤں گا چنانچہ انہوں نے اپنی موت تک ان بالوں کو نہیں کٹوایا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... والطبراني في المعجم الكبير، ١٧٦/٧، الرقم: ٦٧٤٦، وابن حبان في الثقات، ٣٨٦/٤، الرقم: ٣٤٨٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٥٨/٣٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١٩/٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٥/٥۔

وفي رواية: عَنْ عَبْدَةَ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رضي الله عنهما قَالَتْ: مَا كَانَ خَالِدٌ يَأْوِي إِلٰى فِرَاشٍ إِلَّا وَهُوَ يَذْكُرُ مِنْ شَوْقِهٖ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَإِلٰى أَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ يُسَمِّيْهِمْ، وَيَقُوْلُ: هُمْ أَصْلِي وَفَصْلِي، وَإِلَيْهِمْ يَحِنُّ قَلْبِي، طَالَ شَوْقِي إِلَيْهِمْ، فَعَجِّلْ رَبِّي قَبْضِي إِلَيْکَ، حَتّٰى يَغْلِبَهُ النَّوْمُ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ. (۱)

’’ایک روایت میں حضرت عبدہ بنت خالد بن معدان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بھی حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر لیٹتے تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لے لے کر ان کے لیے اپنے شوق کا اظہار کرتے اور فرماتے تھے کہ یہ میری اصل اور فصل (یعنی میرا خاندان اور قبیلہ) ہیں اور بس انہی کی طرف میرا دل مشتاق رہتا ہے۔ میرا شوقِ (ملاقات) ان کی طرف طویل ہوگیا ہے۔ سو اے میرے ربّ! مجھے جلد اپنے پاس بلا (تاکہ ملاقاتِ محبوب ﷺ کا سامان ہو جائے) یہاں تک کہ (یہ کہتے کہتے) ان پر نیند

(۱) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢١٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٦/١٩٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٥٣٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٨/١٧١، والقاضي عياض في الشفا/٤٩٦، الرقم: ١٢١٢۔

غالب آ جاتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔